دستور اساسی

آل انڈیا ملی کونسل

شائع کردہ
آل انڈیا ملی کونسل
161/23 جوگا بائی - جامعہ نگر نئی دہلی 110025

دستور اساسی
آل انڈیا ملی کونسل

منظور کردہ

اجلاس تاسیسی آل انڈیا ملی کونسل

13-14 اگست 1992ء بروز جمعرات و جمعہ

بمقام کانسٹی ٹیوشن کلب - رفیع مارگ نئی دہلی

ترمیم شدہ

اجلاس تاسیسی آل انڈیا ملی کونسل

7-8 دسمبر 1993ء بمقام نئی دہلی

11 ستمبر 2004ء بمقام نئی دہلی

بمقام بھوپال، مدھیہ پردیش

13/نومبر 2021، بروز ہفتہ

بمقام پٹنہ، بہار

21/اکتوبر 2023 بروز ہفتہ

بمقام: بنگلور، کرناٹک

اشاعت اول : ستمبر 1992ء

اشاعت دوم : اپریل 1993ء

اشاعت سوم (ترمیم شدہ) : مارچ 1994ء

اشاعت چہارم (ترمیم شدہ) : اپریل 2005ء

اشاعت پنجم (ترمیم شدہ) : مارچ 2024ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

بیا تا کار ایں ملت بسازیم

ملت اسلامیہ ہند کا انتشار، نظم واتحاد کا طالب ہے۔ یہ امت جو قیام عدل وانصاف کے لئے وجود میں آئی تھی، قعر ذلت میں گرتی جارہی ہے۔ضرورت ہے کہ اس کے منصب عظیم اور مقام بلند کی اس کو یاد دلائی جائے، نیکی اور معروف کی اشاعت، بدی اور فساد کے خاتمہ کے لئے جس گروہ کو پیدا کیا گیا تھا، وہ آج خود اپنی زبوں حالی اور ہمہ جہت پسماندگی کے سبب دوسروں کے لئے درس عبرت بن گیا ہے۔ضرورت ہے کہ اس میں ایسا امنگ وحوصلہ پیدا کیا جائے کہ وہ پھر جادہ حق وصداقت پر گامزن ہوسکے۔

ہماری تاریخ کا یہ پرفتن عہد منتظر ہے کہ ہندوستانی مسلمان ہمارے ملک کو ایک خوفناک انتشار اور ہمہ گیر زوال وانحطاط سے بچانے اور حود اپنے منتشر شیرازہ کو مجتمع کرکے ظلم واستحصال اور تشدد وفسطائیت کی ابھرتی ہوئی قوتوں سے ملک اور اہل ملک کو نجات دلانے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو کس حد تک ادا کرتے ہیں۔اگر وہ اپنی خیر امت ہونے کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھتے تو اندیشہ ہے کہ انسانیت کی جملہ روشن روایات اور ہماری بیش قیمت اقدار حیات کا ورثہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبادہ وبرباد ہوجائے۔خیر امت کے اس منصب کے تقاضوں کو ہندوستانی مسلمان اسی وقت ادا کرسکتے ہیں جب کہ وہ مربوط ہوں اور اپنے بے شمار طلب مسائل کو حل کرنے کے لئے سنجیدہ اور اجتماعی جدوجہد کریں اس کے لئے بنیادی ضرورت یہ ہے کہ ایک ایسا مؤثر ومؤقر پلیٹ فارم موجود ہو جو ان کے احساسات

کا ترجمان ہو اور جس کی آواز سارے مسلمانوں کی آواز تصور کی جائے۔

چنانچہ آل انڈیا ملی کونسل اسی غرض سے منصۂ شہود پر آئی ہے کہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں میں اجتماعیت واتحاد پیدا کریا اور انہیں اس مقام پر کھڑا کر کے جہاں وہ حقیقی معنوں میں خیر امت کی حیثیت سے اس ملک میں عدل وانصاف قائم کر سکیں اور مظلوم طبقات کو ظلم سے نجات دلائیں۔ دوسری طرف خود اپنی عزت ووقار کی حفاظت اور اپنے وجود کی سلامتی اور اپنے دینی ومذہبی تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے دوررس اور ٹھوس تدابیر اختیار کریں۔ کسی بھی امت کی عزت ووقار کی حفاظت کا راستہ مختصر نہیں ہوسکتا اور ہنگامی وعارضی دوڑ دھوپ سے طے نہیں ہوسکتا۔ اس کیلئے مسلسل جدوجہد، حوصلہ سفر اور استقلال و پامردی کے ساتھ تعمیر وترقی کے طویل المیعاد منصوبوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں فرداً فرداً اور اجتماعی شکل میں، تعمیر وترقی کے لئے خاصی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن یہ کمی برابر محسوس ہوتی رہی ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں کے اندر باہمی ربط وتعاون کے ساتھ منصوبہ بندی جدوجہد کی جائے۔ ملت کے اندر اس طرح کی تمام کوششوں کو تقویت پہنچانے اور شیرازہ بند کرنے اور مسلمانوں کی ان دیرینہ ضرورتوں کی تکمیل کے لئے آل انڈیا ملی کونسل سرگرم عمل ہو رہی ہے جن پر ہمارے وطن عزیز کے بے شمار مظلوم انسانوں اور اس سرزمین کے چپہ چپہ پر آباد ملت اسلامیہ کے تابناک مستقبل کا انحصار ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ دستور اساسی میں مذکورہ اغراض ومقاصد اور خطوط کار کے ساتھ آل انڈیا کونسل سرگرم عمل رہے گی۔ تو رفتہ رفتہ مسائل کی چٹانیں ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور امن وسلامتی کا وہ ماحول پیدا ہوسکے گا جس میں بلند تہذیبی قدریں اور روشن اخلاقی وانسانی روایات پھل پھول سکیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مجاہد الاسلام قاسمی)

باب(1)
اغراض ومقاصد ورکنیت

دفعہ ۱ نام

(الف) اس کونسل کا نام آل انڈیا ملی کونسل ہوگا۔

(ب) آل انڈیا ملی کونسل کی ریاستی شاخیں، آل انڈیا ملی کونسل ریاست ......نام ریاست ۔۔۔ اور ضلعی شاخیں آل انڈیا ملی کونسل ...... نام ضلع......ریاست...... نام ریاست کہلائیں گی۔

دفعہ ۲

(الف) تاریخ نفاذ: 14 اگست 1992ء مطابق 14 صفر المظفر 1414ھ سے ہوگا۔ اس دستور کے مطابق کونسل کی مجالس کی تشکیل کے لئے مجلس تاسیسی کے کنویز جنہیں اتحاد ملت کانفرنس ممبئی 24 مئی 1992ء نے نامزد کیا تھا، ضروری اقدام کئے اور 29 نومبر 1992ء کو پہلی تشکیل عمل میں آئی۔ مجلس تاسیسی نے 11 ستمبر 2004 مطابق 25 رجب المرجب 1425ھ کو تبدیل شدہ حالات کے تحت دستور میں مزید ترمیمات کیں۔ بعد میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق مختلف دفعات میں ترمیمات کی گئیں۔

(ب) دستور ہذا کی تعمیل وتاویل اور تشریح کے لئے اردو زبان میں شائع کردہ دستور ہی معتبر ومستند ہوگا۔

دفعہ ۳ دائرہ کار

آل انڈیا ملی کونسل کا دائرہ کار پورے ہندوستان (انڈین یونین) پر محیط ہوگا۔

دفعہ ۴ اغراض ومقاصد

آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کلمہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں میں اجتماعیت اور اتحاد پیدا کرنا اور اس بات کی کوشش کرنا کہ مسلمان بحیثیت خیرامت اس ملک میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرسکیں۔

(ب) ہندوستانی مسلمانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے مناسب تدابیر اختیار کرنا۔

(ج) مسلمانوں کے دینی ومذہبی تشخص ونیز تہذیبی وثقافتی شناخت کے تحفظ کی کوشش کرنا اور اس سلسلے میں ان مقاصد کے لیے کی جانے والی کوششوں میں خواہ وہ کسی جہت سے ہورہی ہوں، ربط وتوافق پیدا کرنا اور ان سے تعاون کرنا۔

(د) ملک میں بڑھتی ہوئی فسطائیت فرقہ وارانہ منافرت اور تشدد کے رجحانات کے مقابلہ کے لیے رائے عامہ کو بیدار کرنا، ہندستان کی تمام مذہبی اکائیوں اور فرقوں کے درمیان خیرسگالی اور برادرانہ تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کرنا اور ان کے اندر باہمی اعتماد کی فضا بحال کرنا اور ہندوستان کے تمام شہریوں بالخصوص اقلیتوں اور مظلوم طبقات کی جان ومال، عزت وآبرو اور تہذیب وتمدن کے تحفظ کی کوشش کرنا۔ اور ان مقاصد کے لیے کی جانے والی کوششوں میں خواہ وہ کسی جہت سے ہورہی ہوں ان میں ربط وتوافق پیدا کرنا اور ان سے تعاون کرنا۔

(ہ) مسلمانوں میں حوصلہ وخوداعتمادی کو بحال کرنا اور ان میں اس احساس کو ابھارنا کہ وہ اس ملک میں دوسرے درجے کے شہری نہیں ہیں بلکہ دستوری طور پر اقتدار میں برابر کے شریک ہیں اور ملک کی تعمیر وترقی اور ایک ایسے نظام کو قائم کرنے میں جو سماجی انصاف کا ضامن ہو انہیں اپنا قرار واقعی رول ادا کرنا۔

(و) مسلمانوں کی تعمیر وترقی تعلیمی، معاشی ومعاشرتی فلاح وبہبود کے لیے منصوبہ بندی،

دینی تعلیم کے لیے مکاتب ومدارس، عصری تعلیم کے لیے اسکول وکالج، پروفیشنل تعلیم کے اداروں وکالج، طبی مراکز ودواخانوں، نیز صنعت وحرفت، دستکاری وتجارت کے شعبوں میں ایسے اداروں کے قیام کی کوشش کرنا جن کے ذریعہ مسلمانوں کو ان میدانوں میں آگے بڑھنے کا موقع ملے اور وہ اپنی محنت کا پورا صلہ پائیں اور ان مقاصد کے لیے قائم تنظیموں اور جاری کوششوں کے درمیان ربط وہم آہنگی پیدا کرنا اور ان کو تقویت پہنچانا۔

(ز) مسلمانوں میں سیاسی اور اجتماعی شعور بیدار کرنا اور حالات کی پیچیدگی اور نشیب وفراز سے انہیں باخبر رکھنا اور مناسب رہنمائی فراہم کرنا۔

(ح) ملت اسلامیہ میں مقامی سطح سے ملکی سطح تک فعال قیادت کو پروان چڑھانا تاکہ ہر سطح پر ان مقاصد کی تکمیل میں مدد مل سکے۔

دفعہ ۵ بنیادی طریق کار

(الف) (۱) کونسل کے تمام کام اسلامی شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے انجام دئے جائیں گے۔

(الف) (۲) کونسل کے تمام کاموں کو موجودہ جمہوری وسیکولر دستور ہند کی حدود میں ترتیب اور انجام دیا جائے گا اور ہر موقع پر دیباچہ دستور ہند میں منقول بنیادی نکات انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کے اصولوں کی پاسداری کی جائے گی۔

(ب) کونسل انتخابی سیاست میں حصہ نہیں لے گی۔

(ج) ارکان مجالس یا عہدیداروں کے انتخاب میں اسلامی اصولوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ اہل افراد کو پیش نظر رکھا جائے گا اور شریعت کے اصولوں کے مطابق کوئی بھی شخص خود کو رکنیت یا کسی عہدہ کے لئے پیش کرنے سے احتراز کرے گا۔

(د) کونسل کا ہر رکن اپنی سیاسی وابستگیوں، گروہی یا مسلکی صف بندیوں اور شخصی مفادات سے بلند ہو کر کونسل کے اغراض ومقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے مخلصانہ کوشش

کرے گا اور ملی مفادات کو ترجیح دے گا۔

دفعہ ٦ رکنیت

کونسل کی کسی مجلس کی رکنیت پر انتخاب کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ شخص مسلمان ہو، عاقل و بالغ ہو، ہندوستان کا شہری اور کونسل کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو۔

باب(۲)
ہیئت ترکیبی وتشکیل

دفعہ ۷

آل انڈیا ملی کونسل مجلس سرپرستان، مجلس تاسیسی، مجلس عمومی، مجلس عاملہ اور مجلس عہدیداران پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ ۸ مجلس سرپرستان

(الف) یہ مجلس زیادہ سے زیادہ سات (7) اکابرین ملت پر مشتمل ہوگی۔

(ب) اس مجلس کے ارکان کو مجلس تاسیسی کے ارکان باہمی مشورہ سے منتخب کریں گے۔

(ج) مجلس سرپرستان کی میقات تاحیات ہوگی۔

(د) مجلس سرپرستان کی کوئی نشست خالی ہوجائے تو مجلس تاسیسی کے ارکان باہمی مشورہ سے پر کریں گے۔

دفعہ ۹ مجلس تاسیسی

(الف) یہ مجلس (71) ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(ب) اس مجلس کے ارکان وہ (46) اصحاب ہیں جنہیں اتحاد ملت کانفرنس نے اپنے اجلاس ممبئی منعقدہ 23/24 مئی 1992ء بحیثیت ارکان تاسیسی نامزد کیا تھا مزید وہ 15 اصحاب ہیں جنہیں اسی حیثیت میں کو آپٹ (co-opt) کرنے کا اختیار ان تاسیسی ارکان کو دیا گیا تھا۔ نیز ''دستور میں ترمیم مورخہ 11 ستمبر 2004ء کے ذریعہ اضافہ شدہ (10) ممبران کو موجودہ ممبران مجلس تاسیسی کے ذریعہ منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا۔''

(ج) ارکان تاسیسی کی میعادکارتاحیات ہوگی۔ نیز وہ اصحاب ہیں جنہیں ترمیم مورخہ 11 ستمبر 2004 کے ذریعہ اضافہ شدہ (10) ممبران کوموجودہ ممبران مجلس تاسیسی کے ذریعہ منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا۔

(د) مجلس تاسیسی کی خالی نشستوں کو بقیہ ارکان تاسیسی باہمی مشورہ سے میقاتی ارکان میں سے کسی کومنتخب کرکے پر کریں گے۔

دفعہ ۱۰: مجلس عمومی

(الف) اس مجلس کے ارکان کی زیادہ سے زیادہ تعداد (351) ہوگی۔

(ب) مجلس تاسیسی کے ارکان اپنے علاوہ مزید (280) اصحاب کو (3) سال کی میقات کے لئے باہمی مشورہ سے مجلس عمومی کی رکنیت کے لئے منتخب کریں گے۔ اس طرح مجلس عمومی ارکان تاسیسی جن کی زیادہ سے زیادہ تعداد (71) ہوگی اور ان کے منتخب کردہ ارکان جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ (280) پر مشتمل ہوگی۔

(ج) مجلس عمومی کی میقات تین سال ہوگی۔

(د) مجلس عمومی کی کوئی نشست کسی وجہ سے خالی ہو جائے تو مجلس عمومی کے بقیہ ارکان باہمی مشورے سے پر کریں گے، بشرطیکہ مذکورہ مجلس عمومی کی جاری میقات کی مدت ایک سال یا اس سے زیادہ باقی ہو۔

(ہ) 280 میقاتی ارکان کے انتخاب میں ملک کی مختلف ریاستوں مختلف مسالک ومکاتب فکر کی نمائندگی کو پیش نظر رکھا جائے گا اور یہ بات پیش نظر رکھی جائے گی کہ مختلف میدان ہائے کار کے باصلاحیت افراد، ماہرین اور مخصصین منتخب ہوں، مثلاً علماء ومشائخین، دینی، ملی ومسلم سیاسی جماعتوں کے اہم افراد ماہرین تعلیم، سائنس داں، وکلاء، ماہرین صنعت وحرفت، تجار، صحافی وغیرہ۔

دفعہ ۱۱: مجلس عاملہ

(الف) مجلس عاملہ کے ارکان کی زیادہ سے زیادہ تعداد (61) ہوگی۔

(ب) مجلس عمومی کے ارکان اپنے میں سے ایک کو صدر اور (54) ارکان کو باہمی مشورہ سے مجلس عاملہ کی رکنیت کے لئے نامزد کریں گے۔ صدر بمشورہ مجلس عاملہ، مجلس عمومی کے دیگر ارکان میں سے مزید (7) اصحاب کو بحیثیت رکن مجلس عاملہ نامزد کرے گا۔

(ج) مجلس عاملہ کی میقات بشمول ''صدر، نائبین صدر، جنرل سکریٹری، معاون جنرل سکریٹریز، خازن ومعاونین خازن'' تین سال ہوگی۔

(د) مجلس عاملہ کی کوئی نشست اگر خالی ہوجائے تو مجلس عاملہ کے بقیہ اراکین باہمی مشورہ سے مجلس عمومی کے کسی رکن کا انتخاب کرکے اس کو پر کریں گے، ''بشرطیکہ مذکورہ مجلس عاملہ کی جاری میقات کی مدت چھ ماہ یا اس سے زیادہ باقی ہو۔

دفعہ ۱۲(ا) مجلس عہدیداران

آل انڈیا ملی کونسل کے عہدیداران حسب ذیل ہوں گے۔

الف-صدر

ب- نائبین صدر، جن کی تعداد پانچ ہوگی

ج- جنرل سکریٹری

د- معاون جنرل سکریٹریز، جن کی تعداد چار ہوگی

ہ- خازن

ہ- معاونین خازن، جن کی تعداد تین ہوگی۔

و- سکریٹریز، سکریٹریز کی تعداد کا تعین اور ان کی تقرری جنرل سکریٹری، بمشورہ صدر کرے گا۔

۱۲(۲)

صدر کا انتخاب مجلس عمومی کے ارکان اپنے میں سے کریں گے اور نائبین صدر، جنرل

سکریٹری، معاون جنزل سکریٹریز، خازن اور معاونین خازن کا انتخاب مجلس عاملہ کرے گی، جو مجلس عاملہ کے ممبروں میں سے ہوں گے۔

۱۲(۳)

جنزل سکریٹری کی غیر موجودگی میں جنزل سکریٹری کی طرف سے نامزد کردہ معاون جنزل سکریٹری، جنزل سکریٹری کا قائم مقام ہوگا۔ انتہائی صورت میں جہاں جنزل سکریٹری اپنے فرائض پورے کرنے سے معذور ہو، مجلس عاملہ باہمی مشورے سے جنزل سکریٹری سے متعلق مختلف امور کو مختلف معاونین جنزل سکریٹری کے درمیان تقسیم کرے گی اور وہ اپنی اپنی متعلقہ ذمہ داری میں قائم مقام یا کارگزار جنزل سکریٹری کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے اور ان کی ذمہ داری کی حد تک انہیں جنزل سکریٹری کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

۱۲(۴)

معاونین جنزل سکریٹری اور سکریٹریز، جنزل سکریٹری کی جانب سے تفویض کئے گئے کسی امر یا امور کے ذمہ دار ہوں گے اور یہ جنزل سکریٹری کی نگرانی میں کام انجام دیں گے۔

توضیح:

جنزل سکریٹری اور سبھی معاون جنزل سکریٹریز پر مشتمل مرکزی سکریٹریٹ ہوگا۔

دفعہ ۱۳

عام اصول

(الف) جس مجلس کی میقات مقرر ہے وہ مجلس اور جن ارکان وعہدیداران کی میعاد مقرر ہے وہ ارکان وعہدیداران اس مدت کے ختم ہونے کے بعد بھی نئے انتخابات تک برسرکار رہیں گے اور ان کے فرائض واختیارات برقرار رہیں گے۔

(ب) کسی میقاتی رکن یا عہدیدار کو میقات کے ختم ہونے پر دوسری میقات کیلئے بھی

منتخب کیا جاسکتا ہے۔

(ج) کسی مجلس کے ارکان میں کسی نشست کے خالی ہونے سے اس مجلس کی حیثیت اور فرائض واختیارات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(د) اس دفعہ کو دستور میں ترمیم مورخہ 11 ستمبر 2004 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

(ہ) اگر کوئی رکن کسی مجلس سے مستعفی ہونا چاہے تو وہ اپنا استعفیٰ جنرل سکریٹری کے حوالے کرے گا جو اس کو متعلقہ مجلس کے قریبی اجلاس میں پیش کرے گا اور متعلقہ مجلس ہی استعفیٰ پر فیصلے کی مجاز ہوگی۔ کسی عہدیدار کے استعفیٰ پر فیصلہ کا اختیار اس کو منتخب یا اس کا تقرر کرنے والی مجلس یا عہدیدار کو حاصل ہوگا۔

(و) مجلس عمومی اور مجلس عاملہ کی تشکیل کے موقع پر کل ہند سطح کی دینی وملی اور مسلم جماعتوں کے اہم اصحاب کو منتخب کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(ز) مجلس عمومی اور مجلس عاملہ آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے مختلف کمیٹیوں اور پیانلس کی تشکیل کرسکتی ہیں۔ ان کے دائرہ کار فرائض واختیارات اور قواعد وضوابط طے کرسکتی ہیں، ان میں ترمیم وتبدیلی کرسکتی ہیں اوران کو تحلیل کرسکتی ہیں۔ اس طرح تشکیل دی گئی کمیٹی یا پیانل بھی آل انڈیا ملی کونسل کی ہیئت کا جز ومتصور ہوگا۔

(ح) آل انڈیا ملی کونسل اوراس کی کمیٹیوں اور پیانلس کے تمام عہدے اعزازی ہوں گے۔ بجز اس کے کہ مجلس عاملہ کسی عہدیدار کے لئے اپنی صوابدید پر اعزازیہ (Honorarium) مقرر کرے۔

(ط) اگر جنرل سکریٹری کی رائے میں کسی مسئلہ پر غور کے لئے مجلس عاملہ یا مجلس تاسیسی کا اجلاس طلب کرنا مصارف وزحمت وغیرہ کے پیش نظر ضروری نہ ہو یا کوئی مسئلہ فوری فیصلہ کا متقاضی ہو اور اتنا وقت نہ ہو کہ دستور میں درج شرائط کے مطابق اجلاس طلب کیا جاسکے تو جنرل سکریٹری کو اختیار ہوگا کہ وہ بمشورہ صدر گشتی مراسلہ کے ذریعہ تحریری یا برقی /آن لائن

مشاورت کے ذریعہ اس مسئلہ پر مجلس کے ارکان کی تحریری رائے حاصل کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔

باب (3)
فرائض واختیارات

دفعہ ۱۴

مجلس سرپرستان

مجلس سرپرستان کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مجلس عمومی اگر کسی اہم مسئلہ میں ضرورت محسوس کرے اور مشورہ طلب کرے تو مشورہ دینا۔

(ب) خدانخواستہ اگر کوئی ایسی اختلافی صورت پیدا ہو جائے جو کونسل کی دوسری مجالس کے اندر طے نہ ہو سکے اور اندیشہ ہو کہ اس اختلاف سے کونسل کی کارکردگی اور اس کے مستقبل پر اثر پڑ سکتا ہے تو ایسے اختلافی امر یا امور کو مجلس تاسیسی کی ہدایت پر جنرل سکریٹری مجلس سرپرستان کے روبرو بغرض فیصلہ پیش کرے گا اور مجلس سرپرستان کا فیصلہ کونسل کے لئے قطعی اور قابل پابندی ہوگا۔

دفعہ ۱۵

مجلس تاسیسی

اس مجلس کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مجلس عمومی کے لیے حسب دفعہ ۱۰ (ب) میقاتی ارکان کا انتخاب کرنا۔

(ب) مجلس تاسیسی کا اجلاس ختم میقات سے قبل ہوگا جس میں آئندہ میقات کے لئے مجلس عمومی کے میقاتی ارکان کا انتخاب کیا جائے گا۔

دفعہ ١٦

مجلس عمومی

مجلس عمومی آل انڈیا ملی کونسل کی اعلیٰ اختیاراتی مجلس ہوگی۔

اس مجلس کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کونسل کے اغراض ومقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے پالیسیاں مرتب کرنا، لائحہ عمل طے کرنا اوران پرعمل درآمد کا جائزہ لیتے رہنا۔

(ب) حسب دفعہ ١١(ب) مجلس عاملہ کیلئے (54) ارکان اور ایک کوصدر منتخب کرنا۔

(ج) جنرل سکریٹری کی طرف سے پیش کی گئی کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پرغور کرنا۔

(د) مجلس عاملہ کی تیارکردہ کونسل کے سالانہ بجٹ پرغور کرنا اوراسے منظور کرنا۔

(ہ) کونسل کے حسابات کی تنقیح (Audit) کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا تقرر کرنا۔

(و) مجلس عاملہ کے کسی فیصلہ پرنظر ثانی، ترمیم یا اس کومسترد کرنے کا اختیار مجلس عمومی کو حاصل ہوگا۔ مجلس عمومی کے کم سے کم (60) ارکان کی تحریری نمائندگی پر مجلس عاملہ اپنے فیصلہ پرعملدرآمد روک دے گی اوراس فیصلہ پر مجلس عمومی اپنے اجلاس میں جو غیر معمولی یا معمولی ہوسکتا ہے غور کرے گی اور آخری فیصلہ دے گی۔

(ز) کسی مجلس کے رکن یا کسی عہدیدار کے خلاف اگر 15 ارکان کوئی شکایت پیش کریں تو مجلس عمومی کو اختیار ہوگا کہ اس شکایت کی تحقیق وسماعت کرے اور فیصلہ دے۔ یہ سماعت معمولی اجلاس میں بھی ہوسکتی ہے اوراس کے لئے غیر معمولی اجلاس بھی طلب کیا جاسکتا ہے لیکن بہر حال یہ ضروری ہوگا کہ مجلس عمومی کے اجلاس میں ارکان کی کم از کم 1/3 (ایک تہائی) تعداد حاضر ہواور فیصلہ حاضر ارکان کی 2/3 (دوتہائی) اکثریت سے کیا جائے۔

(ح) مجلس عمومی کا اجلاس معمولاً سال میں ایک بار ہوگا جس میں جنرل سکریٹری گزرے ہوئے سال کی کارکردگی کی رپورٹ آمد وصرف اور اثاثہ جات (Assets)

وواجبات (Liablities) کا گوشوارہ پیش کرے گا نیز آئندہ سال کے لئے کونسل کا پروگرام عمل اور بجٹ بغرض منظوری پیش کرے گا۔

دفعہ ۱۷

مجلس عاملہ

مجلس عاملہ آل انڈیا ملی کونسل کے جملہ انتظامیہ وعاملانہ امور میں اعلیٰ اختیاراتی مجلس ہوگی جس کے حسب ذیل فرائض واختیارات ہوں گے۔

(الف) آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض ومقاصد اور مجلس عمومی کی طے کردہ پالیسیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل درآمد کے لئے عملی پروگرام اور لائحہ عمل مرتب کرنا اور مجلس عمومی کے فیصلوں کو روبہ عمل لانا۔

(ب) کونسل کے حسابات آمدوصرف، اثاثہ جات وواجبات (Liablities) پر غور کرنا اور مجلس عمومی کی منظوری کے لئے سالانہ بجٹ تیار کروانا۔

(ج) مرکزی وریاستی حکومت کی ایسی پالیسیوں اور ایسے دوسرے تمام اقدامات وسرگرمیوں پر جن سے مسلمانوں کے جان ومال وعزت وآبرو اور ان کے دینی اور تہذیبی تشخص کو خطرہ لاحق ہوتا ہو مسلسل نظر رکھنا، اور ان کے ازالہ اور تدارک کے لئے مناسب اقدامات کرنا۔

(د) ایسی سرکاری وغیرہ سرکاری پالیسیوں اور ایسی تمام سرگرمیوں پر نظر رکھنا جو عام اہل ملک کے لئے مضرت رساں ہوں، ان کے نقصانات سے اہل ملک کو باخبر کرنا اور عوام کے مفادات کے تحفظ کے لئے مناسب اقدامات تجویز کرنا۔

(ہ) کونسل کے اغراض ومقاصد کی تحصیل کے لئے دستور ہٰذا کی دفعہ 23 میں مذکورہ شعبہ جات کے علاوہ حسب ضرورت دیگر شعبہ جات قائم کرنا اور ان کے دائرہ کار اور عمومی طریقہ عمل کو طے کرنا اور ان کی کارکردگی پر مسلسل نظر رکھنا اور قائم شدہ شعبہ جات کی رپورٹوں

پرغور کرنا اور فیصلہ طلب امور میں فیصلہ کرنا۔

(و) کونسل کے مصارف کے لئے مالیہ فراہم کرنا، مالی وسائل میں اضافہ کے لئے اسکیمیں بنانا اوران پرعمل کرنا۔

(ز) کونسل کا کھاتہ کھولنے کے لئے ایک یا زیادہ بنکوں کا انتخاب کرنا اور چیک پر دستخط کے لئے صدر، جنرل سکریٹری اور خازن میں سے کسی دو کے دستخط چیک پر ضروری ہوں گے۔

(ح) روزمرہ اور ناگہانی مصارف کے لئے جو نقد رقم جنرل سکریٹری کی تحویل میں رہتی ہو اوران کی حدوں کا تعین کرنا۔

(ط) ملی کونسل کی ریاستی شاخیں قائم کرنا اوران کی کارکردگی پرنظر رکھنا۔

(ی) کونسل کے انتظامی و دیگر شعبہ جات کی بہتر کارکردگی کے لئے قواعد وضوابط مرتب کرنا۔

(ک) کونسل کے اغراض ومقاصد کے حصول کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت کمیٹیاں یا پیانسل تشکیل دینا اوران کے لئے دائرہ کار اور ضابطہ کار متعین کرنا۔

(ل) کسی عہدیدار کے لئے اپنی صوابدیدہ پر اعزازیہ (Honorarium) مقرر کرنا۔

(م) کارکنوں پر عملہ کے لئے شرح مشاہرہ کا تعین کرنا اور ملازمت کے لئے قواعد وضوابط مدون کرنا۔

(ن) مجلس عاملہ کا اجلاس سال میں معمولاً تین دفعہ ہوگا۔

دفعہ ۱۸

(ا) صدر

صدر کے اختیارات فرائض، جو دستور ہٰذا میں کسی دوسری جگہ پر درج نہ ہوں، حسب

ذیل ہوں گے۔

(الف) دستور کی پابندی، کونسل کی ترقی، عملی پروگرام اور لائحہ عمل کی صورت گری اور عمل کے استحکام کو یقینی بنانا۔

(ب) مجلس تاسیسی و مجلس عمومی کی ہدایات اور مجلس عاملہ کے فیصلوں کی عمل آوری پر نگرانی۔

(ج) کسی فوری نوعیت کے مسئلہ میں صدر، بمشورہ جنرل سکریٹری مجلس عاملہ کے کسی اختیار کا استعمال کر سکے گا جس کی توثیق فوری قریب کے اجلاس عاملہ میں حاصل کی جائے گی۔

دفعہ ۱۸(۲)

نائب صدر

نائب صدر کے فرائض و اختیارات، جو دستور ہذا میں کسی اور جگہ مذکور نہ ہوں، حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر کو تعاون اور ان امور کی انجام دہی جو صدر کی جانب سے تفویض کئے جائیں۔

(ب) صدر کی غیر موجودگی میں صدر کی طرف سے نامزد کردہ نائب صدر، صدر کا قائم مقام ہوگا۔ انتہائی صورت میں جہاں صدر اپنے فرائض پورے کرنے سے معذور ہو، مجلس عاملہ باہمی مشورے سے نائبین صدر میں سے کسی ایک کو کارگزار صدر نامزد کرے گی جو قائم مقام یا کارگزار صدر کی حیثیت سے فرائض انجام دے گا اور اسے صدر کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(ج) صدر کے انتقال ہو جانے پر سینئر نائب صدر بطور قائم مقام نئے صدر کے انتخاب تک صدر کا کام انجام دے گا۔ اور نئے صدر کا انتخاب چھ ماہ کے اندر اندر ہوگا۔

(د) دیگر اختیارات وفرائض جو صدر یا مجلس عاملہ کسی نائب صدر کے سپرد کر دے۔

(ہ) نائبین صدر کے لیے کاموں کو بہتر طریقے پر انجام دینے کی خاطر انھیں الگ الگ پانچ زون کی ذمہ داریاں تفویض کی جاسکتی ہیں۔

(و) نائبین صدر اپنے اپنے مفوضہ زون کی ذمہ داریاں انجام دینے کے لیے اور مختلف پروگراموں میں تعاون حاصل کرنے کے لیے زون کے قریبی، معاون جنرل سکریٹری سے کاموں میں مدد لیں گے تاکہ ان سے مشورے اور اشتراک سے کاموں میں مدد ملے۔ دستور اساسی کے تحت جو 12 /شعبہ جات ہیں، ان شعبوں کے سکریٹریز بھی متعلقہ زون کے نائب صدر سے رابطہ میں رہتے ہوئے متعلقہ نائبین صدر سے ضروری صلاح ومشورہ کرتے رہیں گے۔

(ز) جن جن نائبین صدر کو جو زون سپرد کیا گیا ہو، وہ اپنے متعلقہ صوبائی دفاتر کے پروگراموں میں حسب خواہش ودعوت وقت دینے کی ترجیحی کوشش کریں گے۔

(ح) ملی کونسل کے ایسے پروگراموں میں جو ریاستی/ضلعی نوعیّتوں کے ہوں، انھیں حوصلہ وتوانائی بخشنے کی خاطر نائبین صدر اپنے متعلقہ زون سے وہاں شرکت کریں، تاکہ صوبائی/ضلعی شاخ کے ذمہ داران، ان کے اخلاقی، علمی وعملی تعاون سے فائدہ اٹھاسکیں اور ''بنیان مرصوص'' بن کر تنظیمی ذمہ داریوں کو بطریق احسن انجام دے سکیں۔

دفعہ ۱۹(ا)

جنرل سکریٹری

جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل کا چیف ایگزیکیٹو آفیسر ہوگا۔ علاوہ ان فرائض واختیارات کے جو دستور ہٰذا میں کسی اور جگہ مذکور ہوں، جنرل سکریٹری کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مجلس عمومی اور مجلس عاملہ کی متعین کردہ پالیسیوں اور ان کے طے کردہ پروگرام کو بمشورہ صدر روبہ عمل لانا۔

(ب) تمام شعبہ جات کے ذمہ داروں اور دیگر کارکنوں کی رہنمائی کرنا اور ان کی کارکردگی پر نگرانی رکھنا۔

(ج) تمام شعبہ جات کی کارکردگی کے لئے ضروری عملہ فراہم کرنا۔

(د) کونسل کے اغراض ومقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے مسلسل غور وفکر کرتے رہنا اور مختلف شعبہ جات کی تیار کردہ رپورٹوں اور فراہم کردہ معلومات اور سفارشات کی روشنی میں ملت کی ہمہ جہتی ترقی وفلاح کے لئے حسب ضرورت قلیل مدتی یا طویل مدتی منصوبے تیار کر کے مجلس عاملہ میں پیش کرنا اور بصورت منظوری ان کو روبہ عمل لانا۔

(ہ) مجلس سرپرستان، مجلس عمومی اور مجلس عاملہ کے تمام اجلاسوں کے وقت انعقات کا التزام رکھنا، ان اجلاسوں کی کارروائی کی روداد رجسٹر متعلقہ میں درج کرنا اور ان اجلاسوں میں کئے گئے فیصلوں اور دی گئی ہدایات کو روبہ عمل لانا۔

(و) کونسل کے سالانہ آمد وصرف کے حسابات کا آڈٹ کروانا اور آمد وصرف کا گوشوارہ مرتب کر کے آڈیٹر کی رپورٹ کے ساتھ مجلس عاملہ کو بغرض توثیق پیش کرنا۔

(ز) کونسل کے تمام شعبہ جات کی مالی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خازن کو سالانہ بجٹ کی تیاری میں مدد دینا اور بغرض منظوری مجلس عاملہ کو پیش کرنا۔

(ح) روزمرہ اور ناگہانی ضروریات کے لئے جتنی رقم مجلس عاملہ نے ازروئے دفعہ 17 ضمن (ح) جنرل سکریٹری کو اپنی تحویل میں رکھنے کا مجاز کیا ہو اس سے زیادہ رقم مجلس عاملہ کی منظور کردہ کسی بینک میں جمع کرنا۔

(ط) منظور شدہ بجٹ کی مدات صرف میں حسب ضرورت ردوبدل کی سفارش مجلس عاملہ سے کرنا۔

(ی) کونسل کے مرکزی دفتر کے نظم وضبط اور اس سے متعلق جملہ امور کا ذمہ دار جنرل سکریٹری ہوگا۔

(ک) آل انڈیا ملی کونسل اور اس کے اغراض ومقاصد اور طریقہ کار کا تعارف کرانے کے لئے دورے کرنا، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں کرنا، اخباری بیانات جاری کرنا، پریس کانفرنس کرنا اور دوسرے مناسب ذرائع استعمال کرنا۔

(ل) کونسل کی ریاسی وضلعی شاخیں قائم کرنے کی کوشش کرنا، ان ریاستی وضلعی شاخوں کی مناسب رہنمائی کرنا، ان کی کارکردگی پر نگرانی رکھنا اور حسب ضرورت ان سے گاہ بگاہ رپورٹیں طلب کرنا۔

(م) اگر بجٹ میں منظور کردہ مدات صرف میں سے کسی ایک مد یا چند مدات کے لئے منظور شدہ رقم سے زیادہ صرف کرنا ناگزیر ہوجائے یا کوئی اور ہنگامی صورت حال ایسی پیش آجائے جس کے لئے بجٹ میں کوئی مد موجود نہ ہوتو ایسی صورت میں جنرل سکریٹری کو اختیار ہوگا کہ وہ بمشورہ صدر خرچ کرے اور بعد میں اس اضافی خرچ کی منظوری مجلس عاملہ سے حاصل کرے۔

(ن) کونسل کے کاموں کے لئے کسی سکریٹری یا دوسرے کارکنوں کو سفر کرنے کی جنرل سکریٹری ہدایت دے سکے گا اور از روئے قواعد وضوابط اخراجات سفر کی منظوری دے گا۔

(س) آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض ومقاصد کی تکمیل کی غرض سے قائم کئے گئے مختلف شعبہ جات کے لئے سکریٹریوں کا بہ مشورہ وبہ منظوری مجلس عاملہ تقرر کرنا۔

(ع) آل انڈیا ملی کونسل کے لئے اور اس کے نام پر املاک حاصل کرنا، خریدنا یا منتقل کرنا، فروخت کرنا، یہ امور مجلس عاملہ کی منظوری سے انجام دیئے جائیں گے۔ کونسل کی تمام منقولہ وغیر منقولہ املاک کی دستاویزات ووثائق اپنی تحویل میں رکھنا۔

(ف) اس دفعہ کو دستور میں ترمیم مورخہ 11 ستمبر 2004 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

دفعہ ۱۹(۲)

معاون جنرل سکریٹریز

معاون جنرل سکریٹریز، جنرل سکریٹری کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں گے۔ جنرل سکریٹری جو فرائض سپرد کرے انہیں انجام دیں گے جو اختیارات تفویض کیے جائیں انہیں حسب ضرورت استعمال کریں گے اور جنرل سکریٹری کی غیر موجودگی میں جنرل سکریٹری کی طرف سے نامزد کردہ معاون جنرل سکریٹری یا پھر انتہائی صورت میں جہاں جنرل سکریٹری اپنے فرائض پورے کرنے سے معذور ہو، مجلس عاملہ کے مشورے سے جنرل سکریٹری سے متعلق تمام امور کو مختلف معاونین جنرل سکریٹری کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور وہ اپنی اپنی متعلقہ ذمہ داری میں قائم مقام یا کارگزار جنرل سکریٹری کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے اور ان کی ذمہ داری کی حد تک انہیں جنرل سکریٹری کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

توضیح:

سبھی معاون جنرل سکریٹریز کو کونسل کے مختلف شعبہ جات میں سے الگ الگ شعبہ جات کی نگرانی کا کام سونپا جائے گا اور ان شعبہ جات کے ساتھ معاون جنرل سکریٹریز کو متعلقہ زون کے نائبین صدر سے ضروری صلاح ومشورہ (Advises & Consultations) کرنا ضروری ہوگا، تاکہ شعبہ جات کے کاموں کو زیادہ فعالیت کے ساتھ بڑھایا جاسکے۔

دفعہ ۲۰

سکریٹریز

علاوہ ان فرائض واختیارات کے جو دستور ہذا میں کسی دوسری جگہ مذکور ہوں۔ سکریٹریز کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کونسل کے اغراض ومقاصد اور اپنے شعبہ کے قیام کی غرض وغایت کو ملحوظ رکھتے

ہوئے اپنے مفوضہ شعبہ کی سرگرمیوں کو ترقی دینا، شعبہ کے داخلی نظم کو مستحکم کرنا اور مجموعی کارکردگی بہتر بنانا۔

(ب) اپنے شعبہ سے متعلق مجلس عاملہ کے تمام فیصلوں کو روبہ عمل لانا اور بوقت ضرورت جنرل سکریٹری سے رہنمائی حاصل کرنا۔

(ج) اپنے شعبہ کی ضروریات کے مطابق عملہ کا تقرر جنرل سکریٹری کے مشورے سے کرنا۔

(د) اپنے عملہ کے جملہ افراد کا پرسنل فائل رکھنا اور ان کی اہلیت وکارکردگی کے بارے میں ششماہی رپورٹ مرتب کرنا۔

(ہ) اپنے شعبہ کے سالانہ مصارف کا تخمینہ مرتب کر کے جنرل سکریٹری کو پیش کرنا۔

(و) اپنے شعبہ کی سالانہ کارگزاری کی تفصیلی رپورٹ جنرل سکریٹری کو پیش کرنا۔

دفعہ ۲۱(۱)

خازن

خازن کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) آل انڈیا ملی کونسل کے لئے مالیہ کی فراہمی کی کوشش کرنا۔

(ب) کونسل کا سالانہ بجٹ جنرل سکریٹری کی رہنمائی سے تیار کرنا۔

(ج) کونسل کے آمد وصرف اور اثاثہ جات (Assets) وواجبات (Liabliies) کا حساب رکھنا۔

(د) مالیات سے متعلق وہ امور انجام دینا جو مجلس عمومی یا مجلس عاملہ تفویض کرے۔

دفعہ ۲۱(۲)

معاونین خازن

معاونین خازن کے فرائض واختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) آل انڈیا ملی کونسل کے لئے مالیہ کی فراہمی کی اپنی اپنی سطح پر اور آپسی مشورہ کے ذریعہ کوشش کرنا اور اس ضمن میں خازن کا تعاون کرنا۔

(ب) مالیات سے متعلق وہ امور انجام دینا جو مجلس عمومی، مجلس عاملہ یا خازن انہیں تفویض کرے۔

توضیح:

خازن و تینوں معاونین خازن پر مشتمل کونسل کا شعبۂ مالیات ہوگا۔

باب(4)

شعبہ جات

دفعہ۲۲

آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے ضرورت، حالات اور وسائل کے لحاظ سے مجلس عاملہ تدریجاً مختلف شعبہ جات قائم کرے گی۔ جیسے:

1-شعبہ تحقیق وتجزیہ

یہ شعبہ کونسل کے اغراض ومقاصد کے دائرہ میں آنے والے امور سے متعلق ضروری معلومات اور اعداد وشمار جمع کرے گا اور ان کی روشنی میں تجزیاتی رپورٹ تیار کرکے جنرل سکریٹری کو پیش کرے گا۔

2-شعبہ برائے منصوبہ بندی

(الف) یہ شعبہ جنرل سکریٹری کے مشورہ سے مجلس عاملہ کا نامزد کردہ مختلف میدانوں کے ماہرین پر مشتمل ہوگا۔

(ب) یہ ماہرین، شعبہ تحقیق وتجزیہ کی فراہم کردہ معلومات اور تجزیاتی رپورٹ کی بنیاد پر ٹھوس اور تعمیری کاموں کے لئے مختصر اور طویل مدتی منصوبہ بنا کر جنرل سکریٹری کو پیش کریں گے۔

3-شعبہ دعوت وتبلیغ

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) اس بات کی کوشش کرے گا کہ برادران وطن کے سامنے قولاً اور عملاً اسلام کی شہادت دینے کا جو فریضہ ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے اس فریضہ کی اہمیت کا شعور ملت کے تمام افراد میں پیدا ہو اور اس فریضہ کی ادائیگی کے تعلق سے ہمہ وقت فکر مند اور متحرک رہیں۔

(ب) غیر مسلموں میں اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پیدا ہو گئی ہیں ان کے ازالہ اور ان سے اسلام کا صحیح تعارف کرانے کا اہتمام کرے گا۔

(ج) دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان برادرانہ تعلقات کی استواری کے لئے ملک گیر سطح پر کوشش کرے گا۔

(د) دعوت و تبلیغ کے میدان میں کام کرنے والی دوسری جماعتوں اور اداروں سے اشتراک و تعاون کرے گا اور ان کے درمیان ربط و توافق پیدا کرے گا۔

4-شعبہ برائے دینی تعلیم

اس شعبہ کی ذمہ داریاں درج ذیل ہوں گی:

(الف) ہندوستان کے ہر مسلمان کو بنیادی دینی تعلیم سے آشنا کرانے بالخصوص ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں میں بسنے والے نیز مسلم ایریاز (Slum Areas) میں رہنے والے پسماندہ مسلمانوں میں دین کا فہم اور دینی شعور بیدار کرنے کی کوشش کی ہمت افزائی کرنا اور تقویت پہنچانا۔

(ب) دینی تعلیم کے اداروں، مدارس و جامعات کو تقویت پہنچانا اور انہیں مستحکم کرنے کی کوشش کرنا، نیز ان کے درمیان ربط و توافق پیدا کرنا۔

(ج) دینی درس گاہوں سے فارغ ہونے والے طلبہ کو عصری اسلوب و وسائل کے ذریعہ دعوتی و تبلیغی جدوجہد کے لئے تیار کرنا۔

(د) دینی تعلیم اور اس کے فروغ کے لئے جو مختلف تنظیمیں اور ادارے کام کر رہے ہیں ان کے ساتھ اشتراک و تعاون کرنا اور ان کے درمیان ربط و توافق پیدا کرنا۔

5-شعبہ برائے عصری وتکنیکی تعلیم

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ

(الف) مسلمانوں میں عصری وتکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے کے رجحان کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا اوراس ضمن میں اس کی کوشش ہوگی کہ مختلف مقامات پر ایسے ادارے قائم ہوں جہاں اسلامی ماحول میں کم ازکم ثانوی سطح تک تعلیم کا نظم ہو نیز یہ شعبہ مسلمانوں کے قائم کردہ ایسے تعلیمی اداروں کے لئے نصاب تعلیم بھی تیار کرے گا۔

(ب) ایسی اقامتی وغیراقامتی درس گاہیں قائم کرانے کی کوشش کرے گا جن میں جدید عصری تعلیم اچھے دینی ماحول میں دی جائے اور مسلمان بچوں کی نشوونما اس طرح کی جائے کہ وہ آج کے مسابقتی دور میں پیچھے نہ رہ جائیں اور جو ادارے ان خطوط پر کام کررہے ہیں ان سے تعاون کرے گا اوران کے درمیان ربط وہم آہنگی پیدا کرنے کوکوشش کرے گا۔

(ج) حسب ضرورت ووسائل مختلف علاقوں میں تکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم کے ادارے اورٹریننگ سنٹر وغیرہ قائم کرے گا۔

(د) دستور ہند کی دفعہ 30 (1) کے تحت مذہبی اورلسانی اقلیتوں کواپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اورانہیں اپنے نظم ونسق کے تحت چلانے کا جوحق حاصل ہے اس سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی طرف مائل کرے گا اور مرکزی وریاستی حکومتوں کی سطح سے ان حقوق میں ناروادخل اندازی کے تمام اقدامات کے تدارک کی کوشش کرے گا اور جو تعلیمی ادارے ایسی دخل اندازی سے متاثر ہوکراس کے ازالے کی کوشش کررہے ہوں، ان کے ساتھ ان کوشش میں تعاون کرے گا۔

(ہ) خواندگی اور تعلیم کو عام کرنے کے لئے جاری سرکاری اسکیموں سے مسلمانوں کو واقف کرائے گا اور ان سے استفادہ کی ترغیب دے گا نیز حکومتوں کے مختلف مسابقتی امتحانات کے لیے مسلم طلبہ کوتیار کروانے کی کوشش کرے گا۔

6-شعبہ تحفظ شریعت واصلاح معاشرہ

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ

(الف) تحفظ شریعت اور اصلاح معاشرہ کے بارے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے فیصلوں اور پروگرام کی حمایت کرتے ہوئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کو اپنا اشتراک وتعاون پیش کرے گا اور اس سلسلہ میں دوسری جہتوں سے کی جانے والی کوششوں اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے درمیان ربط وتوافق پیدا کرنے کی سعی کرے گا۔

(ب) بحیثیت مجموعی پورے مسلم معاشرہ کو مخرب اخلاق امور سے پاک اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گا۔

7-شعبہ خدمت خلق

یہ شعبہ اخوت انسانی کی بنیاد پر ملک میں جاری خدمت خلق کی مختلف سرگرمیوں، نیز فسادات ودیگر قدرتی آفات کے موقع پر متاثرین کو امداد اور ریلیف وغیرہ کے لئے کی جانے والی کوششوں میں اشتراک وتعاون کرے گا اور جو تنظیمیں، ادارے یا افراد یہ کام کررہے ہیں ان کے درمیان ربط وتوافق پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

8-شعبہ برائے حقوق انسانی وانصاف

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) ملک میں عدل وانصاف اور بنیادی حقوق کی صورت حال پر اس پہلو سے مسلسل نظر رکھے گا کہ اہل ملک کو دستور ہند کے تحت حاصل شدہ حقوق اور آزادیاں محفوظ رہیں اور وہ ان سے کما حقہ استفادہ کرسکیں، نیز ان حقوق پر اگر کسی رخ سے ضرب پڑتی ہو تو اس بارے میں انصاف کا حصول آسان ہو۔

(ب) اہل ملک کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور ان کی بازیابی کے لئے کسی بھی جہت سے کی جانے والی کوششوں سے اشتراک وتعاون کرے گا اور ان میں ربط وتوافق پیدا کرنے

کی کوشش کرے گا۔

9-شعبہ برائے معاشی واقتصادی امور

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) حکومت کی معاشی پالیسیوں کا ملک کے مجموعی مفاد کے تناظر میں ناقدانہ جائزہ لیتا رہے گا اور متبادل پالیسیوں کے خدوخال پیش کرے گا۔ نیز ان پالیسیوں کے مسلمانوں کی معیشت واقتصادات پر پڑنے والے اثرات کا تجزیہ کرے گا۔

(ب) مسلمانوں کی معاشی واقتصادی پسماندگی کے اسباب کا پتہ چلائے گا اور صنعت وتجارت کے میدان میں مسلمانوں کی ترقی کے لیے منصوبہ تیار کرے گا۔

(ج) مسلمانوں کو گھریلو صنعتوں کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرے گا نیز دوسری صنعتی وتجارتی میدانوں میں ان کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ انہیں مختلف سرکاری اور غیر سرکاری ترقیاتی اسکیموں سے باخبر رکھے گا اور ان سے استفادہ کرنے میں مدد دے گا۔

(د) ملک کے مسلمانوں کی معاشی واقتصادی ترقی واستحکام کے لیے ملک کے مختلف علاقوں میں جو ادارے کام کررہے ہیں ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کے درمیان ربط وتوافق پیدا کرے گا۔

10-شعبہ برائے سیاسی امور

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال، حکومت اور سیاسی جماعتوں کی سیاسی پالیسیوں اور ان پالیسیوں کا بحیثیت مجموعی ملک، ملت اسلامیہ اور پسماندہ طبقات پر، پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیتا رہے گا اور گاہ بگاہ اپنی رپورٹ جنرل سکریٹری کو پیش کرے گا۔

پیش آمدہ سیاسی امور اور مسائل کے تعلق سے مسلمانوں کا موقف کیا ہونا چاہئے اور اس بارے میں مسلمانوں کو کیا حکیمانہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے، اس پر اپنی سفارشات مرتب

کر کے جنرل سکریٹری کو پیش کرے گا۔

(ج) مسلمانوں میں سیاسی اور اجتماعی شعور بیدار کرنا، اجتماعی زندگی میں ان کی بے وزنی کے اسباب وعوامل پر غور کرنا اور ایسے مثبت عملی اقدامات تجویز کرنا جن کے ذریعہ مسلمان ایک باعزت وباوقار اجتماعی زندگی گزارنے کے لائق ہوسکیں۔

(د) مسلمانوں کی مختلف سیاسی جماعتوں کو ایک دوسرے کا حریف کی بجائے، حلیف بنانے کی کوشش کرے گا اور ان کے درمیان ربط تعاون پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

11 -شعبہ ذرائع ابلاغ

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) ملک کے تمام ذرائع ابلاغ (اخبارات ورسائل، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا) پر مسلسل گہری نظر رکھے گا اور اسلام، مسلمانوں اور تکریم انسانی اور حقوق انسانی کے خلاف پھیلائے جانے والے غلط اور شرانگیز پروپگنڈہ کے ازالے اور تدارک کے لئے کوشش کرے گا۔

(ب) ملک کے ذرائع ابلاغ کو مفادات حاصلہ کے شکنجہ سے آزاد کرانے، ان میں صحت مند تعمیری رجحانات نیز اقدامات پر مبنی صحافت کو فروغ دینے کے لئے کوشش کرے گا۔

(ج) اس بات کی کوشش کرے گا کہ مسلمانوں کی تعلیم یافتہ نئی نسل کے لوگوں میں صحافت کو بطور کیریر (Career) اپنانے کا رجحان پیدا ہوتا کہ اس شعبہ میں ان کی مضبوط نمائندگی ہو اور اقدار پر مبنی صحافت کو فروغ حاصل ہو۔

(ہ) یہ شعبہ کوشش کرے گا کہ مسلم انتظامیہ کے تحت چلنے والے اخبارات ورسائل کا رخ تعمیر اور صحتمندانہ ہو اور اسلام، مسلمانوں اور بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان کے عام مفاد میں ہو، نیز وہ انتشار بین المسلمین کا باعث نہ بنیں اور نہ ایسی کوشش کرنے والوں کا کسی درجہ میں آلہ کار بنیں۔

(ہ) یہ شعبہ کوشش کرے گا کہ ملک کے ذرائع ابلاغ سے کسی بھی مسئلہ پر مسلمانوں کے حقیقی اجتماعی موقف کا اظہار ہو اور اس کی مختلف تعمیری سرگرمیوں کا بلا کم و کاست اظہار ہوتا رہے نیز ان کی غلط ترجمانی نہ ہو۔

(و) یہ شعبہ سوشل میڈیا پر ملی کونسل کی مضبوط موجودگی کو درج کرانے کے لئے مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمس پر کونسل کے اکاؤنٹ کھولنے کے علاوہ کونسل کا اپنا ''آئی ٹی سیل'' قائم کرنے کی کوشش کرے گا

12-شعبہ لیگل ایڈ

آل انڈیا ملی کونسل کا یہ شعبہ:

(الف) مرکزی اور ریاستی سطحوں پر وکلاء اور دیگر قانون دانوں پر مشتمل ایک سیل (Cell) قائم کرے گا جو مسلمانوں کو مختلف میدانوں میں مناسب قانونی رہنمائی فراہم کرے گا اور اس سلسلہ میں جو کوششیں ملک کے مختلف علاقوں میں ہو رہی ہیں یا آئندہ ہوں ان سے تعاون کرے گا اور ان میں ربط پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

(ب) ملت کے حقوق ومفادات پر اثر انداز ہونے والے تمام قوانین اور قانون سازیوں پر نظر رکھے گا نیز ان کے ازالہ اور تدارک کے لیے کوشش کرے گا۔

(ج) فرقہ وارانہ فسادات کے موقعوں پر متاثرہ علاقوں میں مسلمانوں کی قانونی رہنمائی کرے گا اور قانونی امداد بہم پہنچائے گا نیز اس طرح کی جو کوششیں کسی اور طرف سے ہو رہی ہیں، ان سے تعاون کرے گا اور ان میں رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

توضیح نمبر ا:

مذکورہ تمام شعبہ جات ایک ایک علیحدہ سکریٹری کے تحت ہوں گے۔ بجز اس کے کہ کام کی نوعیت اور وسائل کے پیش نظر، جنرل سکریٹری ایک سے زیادہ شعبوں کو، ایک ہی سکریٹری کے تحت رکھنے کا فیصلہ کرے۔ ہر شعبہ کا سکریٹری، جنرل سکریٹری کی نگرانی اور رہنمائی میں

کام کرے گا۔

توضیح نمبر۲:

درج بالا تمام 12 / شعبہ جات کے سکریٹریز متعلقہ زون کے نائب صدر اور اپنے اپنے شعبہ سے متعلق معاون جنرل سکریٹری سے رابطہ میں رہتے ہوئے متعلقہ نائب صدر و معاون جنرل سکریٹری سے ضروری صلاح ومشورہ کرتے رہیں گے۔اور کاموں کی رپورٹ مرکزی دفتر کو بنام جنرل سکریٹری ارسال کردیا کریں گے۔

باب(5)
ریاستی وضلعی کونسلیں

دفعہ ۲۳
ریاستی ملی کونسل

(الف) ہندوستان کی ہر ریاست اور علاقہ جات کے تحت مرکز میں ملی کونسل کی ریاستی شاخ ہوگی، جسے متعلقہ ریاست کے نام کے اضافہ کے ساتھ آل انڈیا ملی کونسل کہا جائے گا۔

(ب) ہر ریاستی ملی کونسل اگر مناسب سمجھے تو اپنی ریاست کے لئے زیادہ سے زیادہ تین سرپرستان مقرر کرسکتی ہے جن کی نامزدگی ریاستی کونسل کے ارکان باہمی مشورہ سے کریں گے اور جن ریاستوں میں اس دفعہ کی ضمن (ح) کے تحت مجلس عاملہ ہو وہاں ان کی نامزدگی مجلس عاملہ کے ارکان باہمی مشورہ سے کریں گے۔

(ج) ریاستی کونسل کے ارکان کی تعداد کم از کم (31) اور زیادہ سے زیادہ (151) ہوگی۔اس تعداد کا تعین، ہر ریاست میں مسلمانوں کی آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرکزی ملی کونسل کی مجلس عاملہ کرے گی۔مجلس عاملہ کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی ریاست کے مخصوص حالات کے باعث جنرل سکریٹری کی رپورٹ پر 31 سے کم ارکان پر مشتمل ریاستی ملی کونسل کی تشکیل کی اجازت دے ریاستی ملی کونسل کے ارکان کی دوتہائی تعداد کا انتخاب جنرل سکریٹری بمشورہ صدر کرے گا۔ یہ ارکان اپنی نشست میں بقیہ ارکان کا انتخاب کریں گے اور اس طرح ریاستی ملی کونسل تشکیل پائے گی۔

(د) ریاستی ملی کونسل کے ارکان کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اس

ریاست کے اضلاع اور ریاست کی مختلف مسلم تنظیموں، اداروں، مسالک اور مختلف میدان ہائے کار میں امتیاز رکھنے والی فعال اور ذی اثر شخصیتوں کی ریاستی ملی کونسل میں متوازن نمائندگی ہو۔

(ہ) اگر جنرل سکریٹری یہ محسوس کرے کہ کسی ریاست کے رقبہ کی وسعت اور اس میں مسلمانوں کی آبادی کے پیش نظر انتظامی سہولت اور بہتر کارکردگی کیلئے اس ریاست کو ملی کونسل کی تشکیل کے لیے دو حصوں میں تقسیم کرنا مناسب ہوگا تو وہ اس بارے میں مجلس عاملہ کو رپورٹ پیش کرے گا اور مجلس عاملہ اگر منظوری دے تو اس ریاست میں دونوں حصوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ریاستی ملی کونسل تشکیل دی جائے گی جن کے ارکان کی تعداد کا تعین اور انتخاب مرکزی مجلس عاملہ، صدر و جنرل سکریٹری کے مشورے سے کرے گی۔

(و) ریاستی کونسل کا ایک صدر زیادہ سے زیادہ چار نائبین صدر اور ایک جنرل سکریٹری اور دو معاون جنرل سکریٹریز اور ایک خازن ہوگا۔ صدر کا انتخاب ریاستی ملی کونسل کے ارکان اپنے میں سے کریں گے۔ ریاستی کونسل ضروری سمجھے تو ایک یا ایک سے زیادہ سکریٹریز کا تقرر کر سکتی ہے۔

(ز) ہر ریاستی کونسل، آل انڈیا ملی کونسل کے اغراض و مقاصد مندرجہ دفعہ (۴) دستور ہٰذا پیش نظر رکھتے ہوئے اور اپنی ریاست کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے وسائل کی مناسبت سے بمشورہ مرکزی صدر اور جنرل سکریٹری اپنے لیے میدان ہائے کار متعین کرے گی اور اسی مناسبت سے مختلف شعبہ جات یا سب کیمٹیاں قائم کرے گی نیز مرکزی ملی کونسل کے طے کردہ پالیسیوں اور فیصلوں کو روبہ عمل لائے گی۔

(ط) صورت مذکورہ ضمن (و) میں ریاستی ملی کونسل اول مرحلہ میں اپنے میں سے ایک رکن کو صدر منتخب کرے گی اور اس کے بعد اپنے میں سے 21 ارکان کو مجلس عاملہ کے لیے منتخب کرے گی۔ جنرل سکریٹری اور خازن کو صدر بمشورہ مجلس عاملہ منتخب کرے گا۔

(ی) ریاستی کونسل مرکزی جنرل سکریٹری کی رہنمائی ونگرانی میں کام کرے گی اور ریاستی کونسل کا جنرل سکریٹری ریاستی کونسل وضلعی کونسلوں کی کارکردگی کی مشترکہ سہ ماہی رپورٹ مرتب کرکے مرکزی جنرل سکریٹری کو روانہ کرے گا۔

(ک) ریاستی کونسل کے صدر اور جنرل سکریٹری، آل انڈیا ملی کونسل کی مجلس عمومی کے بہ اعتبار عہدہ (Ex-officio) رکن متصور ہونگے۔

دفعہ ۲۴

ضلعی ملی کونسل

(الف) ہر ریاست کے تمام اضلاع میں ایک ضلعی ملی کونسل ہوگی، جس کے اراکین کا انتخاب ریاستی صدر و جنرل سکریٹری کے مشورہ سے ریاستی کونسل کرے گی۔

(ب) ضلعی کونسل کے ارکان کی تعداد کا تعین اس ضلع کی ریاستی کونسل اور اگر کسی ریاست میں مجلس عاملہ ہو تو اس ریاست کی مجلس عاملہ کرے گی لیکن کسی صورت میں بھی یہ تعداد پچاس سے زیادہ نہ ہوگی۔

(ج) ہر ضلعی کونسل اپنے ارکان میں سے ایک صدر کا انتخاب کرے گی۔ جنرل سکریٹری اور خازن کو صدر ممبران کے مشورہ سے منتخب کرے گا۔ ضلعی کونسل ضروری سمجھے تو ایک سے زیادہ سکریٹری کا تقرر کرسکتی ہے۔ ہر ضلعی کونسل ریاست کے جنرل سکریٹری کی رہنمائی میں کام کرے گی۔

(د) ضلعی کونسل انہیں اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے کام کرے گی جو دستور ہٰذا کی دفعہ (۴) میں درج ہے اور اپنا نقشہ کار ریاستی جنرل سکریٹری کے مشورے سے مرتب کرے گی اور اس کے مطابق عمل کرے گی۔

(ہ) ضلعی مجلس کے صدر اور جنرل سکریٹری، ریاستی کونسل کی مجلس عام کے بہ اعتبار عہدہ (Ex-officio) رکن متصور' ہونگے۔

دفعہ ۲۵...... ریاستی اور ضلعی کونسلیں اپنی ضروریات کے لیے خود اپنے وسائل سے مالیہ فراہم کریں گی البتہ ناگزیر صورتوں میں مرکزی کونسل، ریاستی کونسل کو ریاستی کونسل ضلعی کونسل کو بہ قدر ضرورت واستطاعت مالیہ فراہم کرے گی۔ خواہ بصورت قرض ہو یا بطور امداد۔

دفعہ ۲۶

ریاستی اور ضلعی کونسلوں کی میعاد کار تین سال ہوگی اور ختم میقات پر کسی بھی رکن کو نئی میقات کے لیے دوبارہ منتخب کیا جاسکے گا۔

دفعہ ۲۷

دفعہ ۲۸

ریاستی اور ضلعی کونسلیں، اگر ضرورت سمجھیں تو اہم شہروں اور قصبات میں آل انڈیا ملی کونسل کی شاخیں قائم کرسکتی ہیں۔

باب(6)
مالیات وفیس رکنیت

دفعہ ۲۹

مالیات

آل انڈیا ملی کونسل اوراس کی ریاستی اور ضلعی شاخوں کا مالیہ حسب ذیل مدات پر مشتمل ہوگا:

(الف) فیس رکنیت۔

(ب) عطیات بہ شکل نقد، جنس، جائیدادمنقولہ یا غیرمنقولہ اوروقف وغیرہ۔

(ج) وہ آمدنی جوکونسل کی جائیدادمنقولہ یا غیر منقولہ کے فروخت، تبادلہ یا کرایہ وغیرہ سے حاصل ہو۔

(د) وہ نفع جوملی کونسل کے کسی شعبہ کے ذریعہ حاصل ہو۔

(ہ) وہ آمدنی جوکسی ایسے پروگرام یا مہم کے ذریعہ حاصل ہو، جسے کونسل فراہمی مالیہ کے لیے چلائے۔

دفعہ نمبر ۲۹(ا)

(الف) سالانہ اکاؤنٹ کسی رجسٹرڈ چارٹرا کاؤنٹنٹ کے ذریعہ آڈٹ کیا جائے گا۔

(ب) ایک یا ایک سے زیادہ آڈیٹر ہوسکتے ہیں جو کونسل کے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ رہیں گے اور جوکونسل کے سالانہ حسابات آمد وصرف کی آڈٹ کا کام انجام دیں گے تا کہ یہ حسابات

آمد وصرف مذکورہ بالا مقصد کے لئے کونسل کے سالانہ مجلس عمومی کے اجلاس میں پیش کئے جائیں۔

(ج) ریاستی، ضلعی اوراس سے نچلی سطح کی آل انڈیا ملی کونسل کی شاخیں، اپنی اپنی سطح پر حسابات آمد وصرف کے کھاتوں کی دیکھ بھال اور درج بالا ذیلی دفعات الف اور ب کے تحت ان کی آڈیٹنگ کے لئے خود ہی ذمہ دار ہوں گی۔

توضیحات:

توضیح نمبر ۱

کونسل کی تمام آمدنی، بچت، منقولہ یا غیر منقولہ جائیدادوں کو صرف اور صرف کونسل کے اغراض و مقاصد کے فروغ کے لیے استعمال اور لاگو کیا جائے گا اور اس کا کوئی حصہ براہ راست اور بالواسطہ طور پر حصص، بونس یا منافع کے ذریعے کسی بھی طرح سے کونسل کے موجودہ یا سابقہ ارکان یا ان میں سے کسی ایک یا زیادہ کے ذریعے دعویٰ کرنے والے کسی بھی فرد کو ادا یا اس کے نام منتقل نہیں کیا جائے گا۔ کونسل کے کسی بھی رکن کا کونسل کی کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پر کوئی ذاتی دعویٰ نہیں ہوگا یا اس کی رکنیت کی وجہ سے اسے کوئی بھی منافع نہیں حاصل ہوگا۔

توضیح نمبر ۲

مالیات اور اکاؤنٹس کا انتظام/ سرمایہ کاری:

خازن کے علاوہ صدر اور جنرل سیکرٹری میں سے کسی ایک کے مشترکہ دستخط بینک اکاؤنٹس کو چلائیں گے۔ تمام رقم جو کونسل کے مالیات کا حصہ بنتی ہے اور جس میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے وہ کونسل کی جانب سے اور اس کے نام پر سرمایہ کاری کی جائے گی جو فی

الحال کونسل کے مقاصد حصول کے لیے یا انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کا 11 (5)، یا ٹرسٹ فنڈ کی سرمایہ کاری کے لیے وقتاً فوقتاً نافذ ہونے والا کوئی دوسرا قابل اطلاق قانون کے تحت کسی بھی مقررہ تحفظات یا اس کے ذیلی دفعات کے مطابق رکھی جائے گی، یا ہندوستان میں کسی بھی شیڈول بینک یا مرکزی، صوبائی یا ضلعی کوآپریٹو بینک میں جمع کرائی جائے گی۔

مجلس عمومی کو اختیار ہوگا کہ وہ کونسل کے فنڈز کو منقولہ یا غیر منقولہ جائیدادوں میں اس انداز میں لگائے جو کہ وہ کونسل کے مقاصد کے لیے موزوں سمجھے، بشرطیکہ ایسی سرمایہ کاری، انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 13(ا) اور دفعہ 11(5) کے مطابق یا اس وقت کے لیے نافذ العمل کسی دوسرے قانون جو کہ خیراتی اداروں پر لاگو ہوتا ہو اس کے مطابق ہو۔

دفعہ ۳۰

فیس رکنیت

آل انڈیا ملی کونسل کا ہر رکن 1000 روپے (ایک ہزار روپے)، ریاستی ملی کونسل کا ہر رکن 500 روپے (پانچ سو روپے) اور ضلعی ملی کونسل کا ہر رکن 250 روپے (ڈھائی سو روپے) سالانہ فیس رکنیت ادا کرے گا۔

باب(7)
کورم اور اجلاس کے دیگر امور

دفعہ۳۱

کورم

(الف) مجلس سرپرستان کے اجلاس کا کورم (۳) ہوگا۔

(ب) تاسیسی ارکان کے اجلاس کا کورم جملہ ارکان کی تعداد کا 1/4 (ایک چوتھائی) ہوگا۔

(ج) مجلس عمومی کے اجلاس کا کورم جملہ ارکان کی تعداد کا 1/5 ہوگا۔

(د) مجلس عاملہ کے اجلاس کا کورم جملہ ارکان کی تعداد کا 1/4 (ایک چوتھائی) ہوگا۔

دفعہ۳۲

اگر کوئی ہنگامی ضرورت پیش آجائے تو جنرل سکریٹری بمشورہ صدر مجلس عمومی یا مجلس عاملہ کا غیر معمولی اجلاس طلب کر سکے گا۔ مجلس عمومی یا مجلس عاملہ یا مجلس تاسیسی کے ۱/۵ ارکان کی تحریری خواہش پر بھی جنرل سکریٹری بمشورہ صدر خصوصی اجلاس طلب کرے گا۔

دفعہ۳۳

مجلس عمومی، مجلس عاملہ کے معمولی اجلاس کے لئے ہر رکن کو تاریخ اجلاس سے کم از کم ایک ماہ قبل اور غیر معمولی اجلاس کے لیے کم از کم آٹھ دن قبل اطلاع ہونا ضروری ہے۔ غیر معمولی اجلاس طلب کیے جانے کی صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ جس وجہ یا جن وجوہ سے وہ اجلاس طلب کیا جا رہا ہے ان کی تفصیل اطلاع نامہ میں مذکور ہو۔

دفعہ ۳۴

کونسل کی مجلسوں کی نشستوں میں زیرِغور آنے والے تمام امور کا فیصلہ حتی الامکان، اتفاق رائے سے اور بصورت دیگر کثرت رائے سے کیا جائے گا۔ کسی مسئلہ پر اختلاف رائے کی صورت میں اگر آراء مساوی ہوں تو صدر اجلاس کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

دفعہ ۳۵

ایجنڈا میں مندرج امور کے علاوہ کسی اور مسئلہ پر صدر اجلاس کی اجازت سے غور کیا جا سکے گا۔

دفعہ ۳۶

کسی مجلس کا اجلاس اگر کورم پورا نہ ہونے کے باعث منعقد نہ ہو سکے تو اس نشست کو کم از کم 8 گھنٹے کے لئے ملتوی کر دیا جائے گا۔ ملتوی شدہ پروگرام بلا تحدید کورم منعقد ہوگا۔

باب(8)
ختم رکنیت واخراج

دفعہ ۳۷: خاتمہ رکنیت
کونسل کی کسی بھی مجلس کے کسی بھی رکن کی رکنیت حسب ذیل صورتوں میں ختم ہوگی۔
(الف)موت
(ب)فاترالعقلی
(ج) کسی ایسے مرض میں مبتلا یا کسی ایسی جسمانی معذوری کا لاحق ہونا جس کے باعث رکنیت کی ذمہ داریوں کو پورا کرناممکن نہ رہے۔
(د)استعفیٰ

دفعہ۳۸
رکنیت سے اخراج
اگر کوئی رکن کونسل، ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوجن سے کونسل کے اغراض ومقاصد یا مفاد کونقصان پہنچ رہا ہو یا کونسل کی نیک نامی مجروح ہوتی ہو، یا دستور ہند اور کسی بھی ملکی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو یا پھر کسی ملکی عدالت سے کسی الزام کے تحت اسے سزا ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں مجلس تاسیسی اس رکن کے اخراج کا فیصلہ کرسکتی ہے۔

دفعہ۳۹
مجلس تاسیسی، رکنیت سے اخراج کی کارروائی اپنے معمولی یا غیرمعمولی اجلاس میں کرسکتی ہے۔ بشرطیکہ اس اجلاس کے ایجنڈہ میں یہ کارروائی مذکور اور کل ارکان کی تعداد کی

نصف تعداد اس اجلاس میں حاضر ہو۔ اخراج کے فیصلہ کے لیے حاضر ارکان کی دو تہائی اکثریت ضروری ہوگی۔

باب(۹)
قانونی کارروئی

دفعہ۴۰

آل انڈیا ملی کونسل کی جانب سے یا اس کے خلاف عدالتوں میں دعوے آل انڈیا ملی کونسل کے نام سے بواسطہ جنرل سکریٹری کیے جائیں گے اور جنرل سکریٹری کو وکیل مقرر کرنے، عرضی، دعویٰ وجواب دعویٰ پر دستخط کرنے، حلف نامے داخل کرنے، مرافعہ داخل کرنے، تمام متعلقہ کاغذات پر دستخط کرنے اور گواہی دینے کا اختیار ہوگا۔ کسی مقدمہ یا رٹ پٹیشن میں جو کونسل کی طرف سے یا کونسل کے خلاف داخل ہو مجلس عاملہ کی منظوری سے صلح نامہ داخل کرنے یا مقدمہ سے دستبرداری کے کاغذات پر جنرل سکریٹری دستخط کرے گا اسی طرح تمام حکومتی محکمہ جات کارپوریشنوں کونسلوں وغیرہ میں تمام ضروری کارروائیاں کونسل کی جانب سے جنرل سکریٹری یا جنرل سکریٹری کی طرف سے نامزد کردہ معاون جنرل سکریٹری دستخط کرے گا۔

''توضیح:

ریاستی ملی کونسل کے سلسلہ میں درج بالا تمام قانونی امور کی انجام دہی ریاستی جنرل سکریٹری مرکزی جنرل سکریٹری کے مشورے سے انجام دے گا اور اسی طرح ضلعی سطح پر ضلعی جنرل سکریٹری ریاستی جنرل سکریٹری کے مشورے سے ان کاموں کا مجاز ہوگا۔

باب(۱۰)

ترمیم دستور

دفعہ ۴۱

دستور ہذا میں ترمیم مجلس تاسیسی کر سکتی ہے بشرطیکہ اجلاس سے قبل مجوزہ ترمیمات ارکان کو روانہ کر دی گئی ہوں اور اس اجلاس میں جملہ ارکان کی نصف تعداد حاضر ہو اور ترمیم کو دو تہائی اکثریت حاصل ہو۔